## ابتدائیہ

سال ۲۰۱۴ء میں اُردو کی دو عظیم المرMتبت شخصیات مولا۔ الطاف حسین حالی(۱۹۱۴-۱۸۳۷) اور مولا۔ شبلی نعمانی (۱۹۱۴-۱۸۵۷) کی وفات کو سو سال مکمل ہو رہے ہیں۔ شبلی تو پیدا بھی .B آزادی والے سال میں ہوئے۔ مئی ۱۸۵۷ء میں میرٹھ چھاؤنی میں آزادی کی .B کا پہلا شعلہ بھڑکا اور جون ۱۸۵۷ء میں شبلی نے د* میں پہلا سانس لیا۔ حالی، شبلی سے صرف ۲۰ ,س ,ڑے تھے۔1 اُردو شعر و ادب اور تنقید میں ان سے کہیں آگے نکل گئے۔ حالی اور شبلی دونوں وہ نہ ہوتے اگر ان کا تعلق سرسید احمد خان سے استوار نہ ہو۔ سرسید ان دونوں کے لیے قطبی ستارے کی ما# تھے۔ نئی اُردو شعر*یت ,پ حالی اور شبلی کے ان مٹ Ýش ہیں۔

ہندمسلم تہذR* ریخ میں ۱۸۵۷ء کا سال ا- اعتبار سے انقطاع عظیم کا سال ہے۔ انگر,ی میں جس شے کو ٹی ایس ایلیٹ نے ''طرز احساس کا انقطاع'' کہا ہے وہ انقطاع ہمارے ہاں ۱۸۵۷ء میں ظاہر ہوا۔ اس سال سے قبل اور بعد کی د* N ہمارے لیے ا- نہیں رہیں۔ دینی اور ادبی دونوں اعتبار سے ۱۸۵۷ء سے پہلے اور بعد کی د* قدیم اور ,± میں تبدیل ہوگئی۔ عالمی سطح ,پ تو مابعد ,± دور کو وارد ہوئے بھی اب دو چار دہائیاں گذر چکی ہیں 1 اردو د* ہنوز قدیم سے پیچھا چھڑانے اور ,±,¯ Ŵ کے مرحلے میں ہے۔ ہم ,± بن h میں کامیاب ہوئے ہیں* نہیں 1 یہ طے ہے کہ اب ہمارا تعلیم* فتہ طبقہ قدیم نہیں رہا۔ اب ہمارے لیے ,پ انے مذہبی اور ادبی شعور کو اُس کے جوہر کے ساتھ اختیار کر. تو دور کی* ,ت، سمجھنا بھی ,ڑی حد- *. ممکن اور. قابل عمل ہH ہے۔ فکر اور احساس دونوں کی سطح ,پ ہم قدیم سے بہت دور نکل آئے ہیں۔ فکری منہج ,پ انقطاع کا یہ کا. مہ سرسید احمد خان نے عقل کی ''درستی'' کر کے سرا م * اور ادبی جمالیات میں یہ کام حالی اور شبلی نے ا- ''* ادبی بندوبست'' کر کے کیا۔

ہندوستان کے تعلیمی مستقبل کے* ,رے میں ۱۸۳۵ء میں معرض وجود میں آنے والے لارڈ میکالے کے* ر [ منٹ میں ہندوستان کے لوگوں کی عقلی بہتری (Intellectual Improvement) کے لیے مقامی ,. نوں کو حقارت سے رد کرتے ہوئے انگر,ی ,. ن کو موثر ذریعہ ,H تھا۔1 استعماری منصوبہ کار ذہن نے جلد ہی محسوس کیا کہ مقامی ,. نوں کو ختم کرنے کے بجائے ان کی شکل و شباہت اور روح کے # ر انقلاب پیدا کر. ,. دہ مفید مطلب ہوگا۔ انگر,ی کی ,¯ ی آ. الامراسی سے دیسی ذہن ,پ نقش ہو جائے گی۔ یہ مقصد ۱۸۶۵ء میں ''انجمن اشاعتِ مطالبِ مفیدہ پنجاب'' کے ذریعے حاصل کیاH۔ مقامی ,. نوں اور انگر,ی مطا کے فروغ کی آڑ میں انجمن کے مشاعروں اور نئے ادبیÃیت کا فروغ شروع ہوا اور اردو کی دو عہد آفریں کتابوں آب حیات اور مقدمہ شعرو شاعری کے ذریعے اردو کے قدیم سرمایۂ ادب و تنقید ,پ خط تنسیخ پھ*H۔ ان دونوں کتابوں کے بین السطور مقامی ,. نوں کے شد± مخالف لارڈ میکالے کے مذکورہ منٹ کی* زگشت پوری طرح موجود ہے حالاè اب کے یہ کام ڈاکٹر لائٹنر اور کرنل ہالرائیڈ جیسے بظاہر مقامی ,. ن و ادب کے ہمدردوں کی ہم قدمی میں ہوا تھا۔

''انجمن پنجاب'' کی تحر- کا ظاہری مقصد مقامی غلاموں کی ,. نوں (ورنیکولر) کی ,¯ قی و فروغ تھا 1 مجموعی طور ,پ اس تحر- سے جس ادبی و تعلیمی مزاج نے فروغ* ,پ وہ اپنے آ. ی { نج میں میکالے کے تعلیمی مقاصد سے مختلف نہ تھا، جس کے منٹ کے درج ذیل جملوں کے لیے ''خوفناک'' کا لفظ استعمال کر. بہت معمولی ہے:

> ''کسی اچھی یورپی لائبر,ی کی ا- شیلف ہندوستان اور سارے عرب کے مقامی علوم و ادب سے ,ڑھ کر ہے۔''

''سنسکرت (یہاں اردو و فارسی کو قابل ذکر بھی نہیں اَ H* ) *ن میں لکھی گئی کتابوں سے جمع شدہ کل *ر [ معلومات اُن معلومات سے بھی کم قدر ہیں جو ان* کارہ خلاصوں میں مل جاتی ہیں جو انگلستان کے *نوی اسکولوں میں پڑھائے جاتے ہیں۔''

ہند مسلم تہذی$ کے کل سرمایہ علمی کو یوں کوڑے دان کی+ رکرنے والے ذہن نے مستقبل کے ہندوستان کی تعلیمی *گ ڈور جن محافظوں کے سپرد کرنے کا انتظام کیا تھا ان کا* ک نقشہ بھی اتنا وضا # سے بیان کیا کہ وہ آج بھی صاف پہچانے جا h ہیں:

''اِس وقت ہم پر لازم ہے کہ ا- ایسا طبقہ بنانے کی بھرپور کوشش کریں جو ہمارے اور ہماری کروڑوں رعا* کے@ ترجمان بن سکے، ایسے اشخاص کا طبقہ جو ± اور رَ- میں ہندوستانی ہو اور ذوق، عمومی سوچ، اخلاقیات اور اپنی عقل میں انگریز ہوں۔ ہم مقامی * نوں کی بہتری کو بھی اسی طبقے کے سپرد کر h ہیں* کہ وہ مغربی اسماء الاشیاء سے سائنسی اصطلاحات مستعار لے کر ان بولیوں کو تونگر بنا N ۔''(میکالے، منٹ)

استعماری ذہن نے یہ مقاصد سرسید کی عقلی تعبیرات سے مذہب کو ترقی پسند بنا کر اور حالی اور شبلی کی شعری اصلاحات سے شعر و ادب کو ''عوارض و زوال'' سے نکال کے اسے انگریزی ادب و علوم کے نقش قدم پر ` کر حاصل کئے۔ اور مستقبل کا تعلیمی Âم ان لوگوں کے حوالے کر* جو آج بھی ہمیں یہ سمجھاتے نہیں 4 کہ اردو کو ذریعہ تعلیم بنا کر ہم *+ سائنس، ٹیکنالوجی اور کمپیوٹر کے اس دور میں کبھی ترقی نہیں کر سکیں گے۔* د رہے کہ میکالے نے یہ بھی کہا تھا ''ہم نے ا- ایسی قوم کو تعلیم دینی ہے جسے اس کی مادری *ن میں تعلیم نہیں دی جا سکتی۔''

ہمارے ان بزرگوں نے اپنے زمانے اور حالات کے *ؤ کے تحت اپنے حصے کا کام خوب کیا تھا۔ ہم ان سے بہت سی جگہوں پر اختلاف کر h ہیں 1 سرسید، حالی اور شبلی کی عملی کاوشوں کا ا- گوشہ ایسا ہے جس سے اختلاف کی قطعی کوئی گنجائش نہیں۔ وہ یہ ہے کہ یہ لوگ اپنی قوم کے دینی شعور کے ساتھ بہت گہری وابستگی ر p تھے۔ یہ خود کو اپنی قوم کی امنگوں سے ا- لمحے کے لیے بھی الگ نہیں کر h تھے۔ انہوں نے اپنی قوم کو حا - زار سے نکالنے کے لیے کمال بے غرضی اور بے نفسی کا ثبوت * اور+ لے میں اپنی ذات کے لیے کبھی کچھ طلب نہیں کیا۔

آیئے آج ہم حالی اور شبلی کے سال وفات ۱۹۱۴ء کے ا- صدی بعد پس نو* *تی مطالعات کی روشنی میں پر انے مخمصوں سے 3 کی کوشش اس طرح کریں کہ ان بزرگوں کی بے نفسانہ اصلاحی کاوشوں اور خلوص M کی داد بھی دیں اور تصحیح M کے ساتھ اپنے راستے خود متعین کرتے ہوئے اپنے قومی و ملی شعور کو اپنے بزرگوں ہی کی طرح اپنی فکری و جمالیاتی سرَا میوں کا حصہ بنا N ۔

ہم معیار کا یہ H رہواں شمارہ حالی اور شبلی کی انہی بے لوث کاوشوں کے* م منسوب کرتے ہیں۔

شمارے کے مندرجات کے* رے میں قارM کی آراء کا انتظار رہے گا۔

مدیر